شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاں نثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے شکستہ حصہ میں (جس کو حجر کہتے ہیں) نماز پڑھ رہے تھے، کہ عقبہ بن ابی معیط کافر آپہنچا اور آپ کی گردن مبارک میں کپڑا ڈال کر خوب زور سے گلا گھونٹا۔ اس اثنا میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور انجام سے بے خوف ہو کر عقبہ کے کندھے سے پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا اور پھر زور دار الفاظ میں یہ ارشاد فرمایا کہ:

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ (الآیۃ، بخاری جلد اول ص۵۴۴)

کیا تم اس مردِ خدا کو اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار صرف اللہ ہے؟

جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کعبہ میں توحیدِ خالص کا اعلان فرمایا تو ہر طرف سے کفار قریش ٹوٹ پڑے، اور آپ کو انتہائی اذیت پہنچانے کے درپے ہو گئے۔ اتنے میں، آپ کے ربیب (اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے پہلے خاوند کے فرزند) حضرت حارث بن ابی ہالہؓ کو خبر ہوئی تو آپ کی امداد و نصرت کے لیے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور ریال سے بے خطر آپ کو بچانا چاہا۔ لیکن ہر طرف سے اُن پر تلواریں ٹوٹ پڑیں اور اپنے محبوب اور مظلوم پیغمبر کی حفاظت کے لیے انہوں نے بالآخر جامِ شہادت نوش فرما کر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ کی بعثت کے بعد یہ پہلا ناحق خون تھا جس سے زمین رنگین ہوئی۔

(اصابہ فی تذکرۃ الصحابہؓ ترجمہ۔ حارث بن ابی ہالہؓ)

غزوہ احد میں جب امام الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کفار کے نرغہ میں پھنس گئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ۔ "من یردھم عنا ولہ الجنۃ" (الحدیث) (مسلم جلد ۲ ص۱۰۷)

ترجمہ:۔ کون ان کفار کی مدافعت کرتے ہوئے جنت کے عوض ہم پر جاں نثار کرنا چاہتا ہے۔

اس اعلان کے بعد انصار مدینہ کے سات جاں نثاروں نے باری باری اپنی جانیں فدا کر کے حق محبت ادا کیا۔

عشرہ مبشرہؓ میں سے ایک جلیل القدر صحابی حضرت طلحہؓ (بن عبید اللہ) نے جنگ احد میں دشمنوں کی تلواروں کو اپنے ہاتھ پر روک کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بچایا۔ یہاں تک کہ ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔ (بخاری جلد ۲ صـ۵۸۱)

حضرت ابو طلحہ (زید بن سہل انصاریؓ) نے جب دیکھا کہ دشمن موسلا دھار بارش کی طرح تیر برسا رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے احد میں سینہ سپر ہو گئے۔ اور ڈھال لے کر آپ کے چہرۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہو گئے تاکہ کوئی ظالم آپ پر وار نہ کرنے پائے۔

حضرت ابو دجانہ (سماک بن خرشہ الخزرجیؓ) نے جب جنگ اُحد میں دیکھا کہ چاروں طرف سے تلواریں اور تیر برس رہے ہیں، تو جھک کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سپر بن گئے۔ اب جو تیر آتے تھے وہ اُن کی پیٹھ پر آتے تھے۔ (سیرت النبی جلد اوّل صـ۳۵۰، علامہ شبلیؒ)

جنگ بدر کے لیے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا اور اُن کو جہاد کی ترغیب دی تو اوس کے سردار حضرت مقداد بن الاسودؓ نے فرمایا کہ حضرت! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہ ہوں گے جو یہ کہہ دیں کہ آپ اور آپ کا رب جا کر دشمنوں سے لڑے بلکہ ہم تو۔

نقاتل عن يمينك وعن شمالك	آپکے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہو
وبين يديك وخلفك (بخاری جلد ۲ صـ۵۶۴)	کر دشمن سے لڑیں گے۔

اور اسی موقع پر حضرت سعد بن عبادہؓ (رئیس خزرج) نے پورے جوش کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ:

یا رسول الله والذی نفسی بیده	یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں
لو امرتنا ان نخیضها البحر لا	ہماری جان ہے اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم گھوڑوں
خضناها۔ الخ (مسلم جلد ۲ صـ۱۱۲)	کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم اس سے بھی دریغ نہ کرینگے۔